رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۷

تو پاک باش برادر مدار از کس باک

نمبر ۹ | قادیان دار الامان مورخہ ۱۰ مارچ سنہ ۱۸۹۹ء | جلد ۳

ٹریکٹ سیریز

اس امر کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے کہ وقتاً فوقتاً ایسے ٹریکٹ شائع ہوں جن سے حضرت اقدس مسیح موعود مرزا صاحب کے مشن کی تبلیغ ہو اور اسلام کی خوبیاں ظاہر ہوں۔ چنانچہ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ہم نے یہ قرار دیا ہے کہ اس سلسلہ میں دلچسپ نظمیں جو حضرت اسلام اور مہدی مسعود کے مشن کے پیام پر مشتمل ہوں۔ اور جناب مولوی عبدالکریم صاحب کے خطبے اور بعض دیگر لطیف مضامین … مشتمل … مخالفان اسلام وغیرہ اور حضرت اقدس مسیح موعود صاحب کی بعض لطیف اور مختصر تقریریں شائع کیا کریں۔ پھر ٹریکٹ چھاپنے کی صورت … صفحات میں پیدا کریں۔ اور اگر ہمارے احباب نے توجہ کی تو ٹریکٹ شائع ہو جایا کریں۔ اگر سو آدمی بھی اس سلسلہ کو خرید ہو جائیں اور سو سو ٹریکٹ … فیصدی کے حساب سے خرید لیں تو ہر ماہ ٹریکٹ ایک مہینہ میں شائع ہو سکتا ہے … ہر ماہ چھاپا کر مفت تقسیم کیا کریں اور … انتظام کیا جائے گا کہ ہر ایک … ایک خاص تعداد ہمیشہ بھیجی جایا کرے اور وہ تقسیم ہو جایا کرے۔ اسی ٹریکٹ سیریز کے ضمن میں حضرت اقدس مسیح موعود مرزا صاحب کے اشتہار بھی آجایا کریں گے اور علیحدہ اشتہار حضرت اقدس کو چھپوانا نہ پڑے گا مگر ٹریکٹ سیریز کے نمبروں میں چھاپ کر حضرت کی ہدایت تقسیم کریں گے۔ اب جب سلسلہ اس کام کو کرنا چاہیں تو چنداں مشکل نہیں۔ پوری تعداد خریداروں کی جمع ہو جانے پر ہم اس سلسلہ کو شروع کریں گے۔ خیر خواہان کو ہم درخواست ہو۔

اپنے بھائیوں کیلئے
بالکل کھرا سودا

منگائی ہر قسم کا نقش ہو۔ یا کسی قسم کا نقص معلوم ہو تو قیمت واپس کرو۔

اس سے زیادہ خوش معاملگی اور کیا ہو گا۔؟

مندرجہ ذیل اشیاء ہماری معرفت مل سکیں گی۔

۱۔ زیورات چاندی و سونا ہر قسم۔ صرف دس روپیہ سیکڑہ کمیشن لی جاوے گی۔

۲۔ ریشمی ازار بند۔ پراندے۔ بیج بند وغیرہ ہر قسم اور ہر قیمت کے (؟) ازار بند … ایک صد روپیہ تک۔ پراندے … ایک صد روپیہ تک۔ بیج بند ۵ روپیہ سے ایک صد روپیہ تک۔

۳۔ زیورات میں نگ ہر قسم کے جیسے چاہیں ڈالدیئے جائیں گے

۴۔ … کا کام ہر ایک قسم کا۔

۵۔ ہر چیز ساختہ امرتسر آدھ آنہ فی روپیہ کمیشن لے کر دی جا سکے گی۔

ہمارے بھائی اس کارخانہ کو اپنا کارخانہ سمجھیں۔ یہ باہمی فائدہ کیلئے کھولا گیا ہے۔ درخواست پر نام اور پتہ صاف اور خوشخط تحریر ہو ڈاکخانہ یا قریب کے سٹیشن کا نام ضرور ہو۔ درخواستیں اس پتہ پر آئیں۔

غلام محمد والٰہی بخش علاقہ بند

…

کٹڑہ … امرتسر پنجاب

سامنے اس کے جھکاتے سر ہیں سب علم و فن
ہے ہر اک مضمون اسی کے فضل اور احسان کا
فلسفے کا ہے یہی معیار طبعی کا محک
ہادیٔ راہ ہے یہی خود فلسفی نادان کا
کس کو جرأت ہے کہ ہو اسکا مقابل یا حریف
سامنا کوئی بھلا کرتا ہے عالی شان کا
ہیں جو اجلاد محرف اور ہیں طومار جعل
کوئی بھی ان سے مقابل ہے نہیں قرآن کا
بالیقیں تورات اسکے سامنے تورات کیا
حال ہے انجیل جعل و جہل اور ہذیان کا
بید کہتے ہیں جو بیدی بے ثمر ہے شاخ بید
بختہ ہے جہاں مادہ اصل نہیں ایمان کا
ہے غرض تیرہ اسکے مقابل گھورت از سر تا پا
با مقابل صدق کے رتبہ ہی کیا بطلان کا
بید ہے جو اصل دین انہیں نہیں جب برگ و بار
شاخ میں بید بے پھل کی خواہش کام ہو نادان کا
یا الہی تیرا قرآن ہے کہ ہے باغ مراد
وصل گل پاتا ہے ہر اک بلبل اس بستان کا
کیا خبر یارب انہیں ایمان کے برگ و بار کی
بہرہ ہی جنکو نہیں اس تیرے چمنستان کا
تیرے قرآن سے بہکا ہو گیا گمراہ وہ
ہو کہ نصرانی یا کوئی بیدی ہو یہودی پنڈت گیان
بدھ میا اور بدھ نہیں ہے تیرے قرآن کے بغیر
بدہ تونے ہی ابتک دیکھا منہ کسی بدہ دان کا
کھولدے آنکھیں الہی اپنے ان بندوں کی تو
بخشدے ان سبکو یارب مرتبہ ایمان کا
سایہ احمد کے نیچے سب کو تو آرام دے
دور کر ان سب سے یارب نائرہ نیران کا
نور احمد سے تو کر پُر نور انکے جان و دل
دے انہیں رتبہ رسول اللہ کی پہچان کا
مصطفے تیرا کہ وہ نور عنایت اے خدا
نور ایمان عکس ہے جسکے رخ تابان کا
شافع روز جزا ہے وہ شہ ختم الرسل
مظہر اسرار ہے دریا ہے وہ عرفان کا
رحمۃ للعالمین ہے سید الکونین ہے
کون ہے جس پر نہیں احسان اس سلطان کا

اس نے ہلکے کردئے سب بوجھ اسرائیل کے
اس سے ہی رتبہ بڑھایا ناصری کی شان کا
آریہ کو دی اسی نے وحدت خالق کی بات
اس نے سکھوں کو سکھایا نام اک بھگوان کا
دین سمجھا اس نے سناتن دھرمیوں کو غلطیاں
گھٹ گیا رتبہ اب انکی پستکوں کی شان کا
برہمو کو وحی حق کی رہنمائی اس نے کی
دیدیا اس نے پتا اک عیسیٔ دوران کا
دین حق کی زندگی کے واسطے زندہ نشان
حق نے بھیجا وہ غلام اس احمد سلطان کا
مومنوں کا ہی بشیر اور دشمنوں کا ہی نذیر
وہ نمونہ ہے جناب شاہ انس و جان کا
دوستوں کو ہے مسرت دشمنوں کو ہے زوال
خاتمہ ہے اسکے ہاتھوں دشمن نادان کا
قادیاں میں وہ مسیحائے زمانہ نازل ہوا
ہے شگفتہ وہ گل نو رگلشن رحمان کا
یا الہی مجھکو بھی دے جلد حضوری میں کہیں
ہو سبب کوئی مرے ہی درد کے درمان کا
یا الہی ہے مبارک کی یہی ہر دم دعا
قادیاں ہو میرا مسکن مسکن دنیا کا

ندوۃ العلما کا چھٹا سالانہ جلسہ شاہجہانپور میں

جمیع حضرات اہل اسلام کی خدمتمیں عموماً اور علمائے کرام و مشائخ عظام کی خدمت میں خصوصاً التماس ہے کہ ۱۳-۱۴-۱۵- ذی قعدہ ۱۳۱۶ھ مطابق ۲۶-۲۷-۲۸ مارچ ۱۸۹۹ء روز یکشنبہ دوشنبہ سہ شنبہ کو شاہجہانپور میں ندوۃ العلما کا چھٹا سالانہ جلسہ قرار پایا ہے لہذا آپ سب حضرات ازراہ حمیت اسلامی اس جلیل القدر جلسے میں شریک ہوکر شوکت اسلام کو بڑھائیے اس جلسہ میں دور دور سے مشاہیر علمائے کرام و رؤسائے عظام تشریف لاکر اپنی مفید و دلچسپ تقریروں اور قومی صلاح و فلاح کی کارآمد تحریروں سے حاضرین کو محظوظ و مستفید فرمائیں گے جو صاحب تشریف لائیں وہ تاریخ معینہ سے تین روز قبل مولوی مسیح الزمان خان صاحب استاد حضور نظام دکن و رئیس شاہجہانپور کو مطلع کریں تاکہ اُن کے آرام و آسایش کا پہلے سے انتظام کیا جاوے۔

المشتہر
مجلس انتظامیہ ندوۃ العلما

مہتمم پولیس سٹیشن بٹالہ

بٹالہ پولیس سٹیشن کے مہتمم کے متعلق جسقدر شکایات آج تک ہمارے پاس پہنچی ہوئی ہیں ہم اب انکو روز روشن میں لانے والے ہیں۔ مزید تحقیقات اور تصدیق کی خاطر چند روز اور خاموش رہ کر ہم اس سلسلہ کو شروع کریں گے اس لئے ہم ان تمام لوگوں کو آگاہ کرتے ہیں جو کسی قسم کی شکایت مہتمم پولیس سٹیشن بٹالہ کے متعلق رکھتے ہوں ہمارے پاس بھیجدیں انشاءاللہ ہم کو ضرورت نہ پڑے گی کہ آپکے نام ظاہر کریں اور وہ ایک مخفی راز کی طرح رکھے جاویں گے۔

حالات مقدمہ

حسب معمول گذشتہ اشاعت سے آگے بذریعہ اخبار شایع ہوتے رہیں گے ناظرین کی دلچسپی کا موجب ہوں گے۔

جناب انسپکٹر جنرل بہادر پولیس پنجاب کی توجہ طلب

ہم یہ امر معلوم کرکے بہت خوش ہیں کہ مسٹر ٹرن صاحب بہادر انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب کو پولیس پنجاب کی اصلاح اور رفع تکالیف کی نسبت بہت کچھ توجہ ہے۔ انہوں نے صاحبان ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ بہادر پولیس پنجاب سے دریافت کیا ہے کہ سارجنٹان درجہ اول کو جو ترقی ڈپٹی انسپکٹر کی دیجاتی ہے تو انکو قواعد پولیس کے مطابق گھوڑا اور وردی بنانے کیواسطے چار سو روپیہ تک خرچ کرنا پڑتا ہے اور اکثروں کو قرضہ لے کر کام چلانا پڑتا ہے ایسے آدمیوں کی امداد کیواسطے ایک فنڈ قائم کیا جاوے۔ یہ تجویز بہت ہی پسندیدہ ہے مگر یہ ترمیم ہونے کے لائق ہے کہ ڈپٹی انسپکٹر کو دو سو روپیہ کا گھوڑا رکھنا جو لازمی بنایا گیا ہے یہ قیمت گھوڑے کی انکی تنخواہ کے مقابلہ پر بہت زیادہ ہے زیادہ سے زیادہ ایک سو روپیہ کا گھوڑا ڈپٹی انسپکٹر کو رکھنا کافی ہے تحصیلداران و نائبان تحصیلدار جو انکے رتبہ اور ان سے بڑھکر ہیں وہ اس حالت تک بلکہ اس سے بھی کم قیمت کا گھوڑا لیکر کام چلاتے ہیں۔ پس ایسا ہی انکو واسطے اگر زیادہ قیمت گھوڑے کی رکھنا ضروری ہو تو سو روپیہ کافی ہے ورنہ ایک گھوڑا اوسط درجہ کا رکھنا کافی ہے۔

دوسرا۔ پنجاب میں کورٹ انسپکٹروں کے پاس گھوڑے رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے انکو کہیں باہر جانے کا اتفاق نہیں ہوتا ہمیشہ صدر مقام ضلع میں رہتے ہیں۔ صدر کی وجہ سے سب شئے انکو گراں ملتی ہے اسوجہ سے اکثر زیر بار رہنا پڑتا ہے اگر انکو گھوڑے کے رکھنے سے معافی دیجاوے تو کوئی ہرج نہیں ہے

تیسرا۔ پیلور کے قلعہ کے متعلق بھی بعض امور اصلاح طلب ہیں۔ سب سے اول یہ امر کہ جو بہادر پاسپرنٹنڈنٹ قلعہ تعلیم دیتے ہیں وہی انکے جوابات دیکھکر پاس کرتے ہیں...... یہ دستور بند ہونے کے لائق ہے سوالات اُن افسروں کو دیکھنے چاہیے جنکو قلعہ کے کام سے کچھ واسطہ ہو۔ انشاءاللہ تعالیٰ اور بعض امور عرض کئے جاوینگے جنسے صاحب بہادر ممدوح کو امداد ملے اور پولیس پنجاب کی اصلاح ہو۔

ابتلائے قرضہ

چند در چند وجوہ کے سبب سے میں کچھ عرصہ تک اپنا کوئی وقت قرضہ کے متعلق دعا کے واسطے خاص نہیں کر سکا جس کا ذکر پہلے الحکم کے ایک پرچہ میں کیا تھا۔ مگر اب پہلے اپنے احباب کے لئے اور اپنے لئے اور خصوصاً اُن دوستوں کے لئے جن کے خطوط مجھے معرفت ایڈیٹر صاحب ملے ہیں۔ یا جن کے خط نہیں آئے پر میں انکے حالات سے مطلع ہوں بارِ تعالےٰ کی بارگاہ میں اپنی التجا لیجانے کے واسطے اوقاتِ خاص مقرر کئے ہیں۔ واللہ الموفق والمعین۔ میں اس عرصہ میں بھی تھوڑا بہت اس دعا میں مصروف رہا ہوں۔ اور اپنے بھائیوں کے نام خدائے رحمٰن و رحیم کے حضور میں غائبانہ پہنچاتا رہا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس احسان عظیم کے ذکر کئے بغیر بھی میں نہیں رہ سکتا کہ بعض دوستوں کو دعا سے پیشتر ایک بڑے بھاری قرضہ کے بہت سارے حصہ سے یکدفعہ محض فضل الٰہی سے نجات پائی ہے۔ ہزاروں ہزار درود اور سلام اور برکات اُس نبیوں کے سردار پر ہوں جسنے ہر ایک اندھیرے سے ہمیں بچایا اور ہر ایک طرف ہمکو ہدایت کی اور مغرم (قرض) اور ماثم (گناہ گاری) کو اکٹھا کرکے دونوں سے پناہ مانگی اور سجدہ میں خاک پر سر رکھ کر کہا کہ اللھم انی اعوذ بک من المغرم والماثم اور ہمیں بھی یہ دعا سکھلائی اور پھر ہزاروں ہزار صلوٰۃ و سلام و برکات آپکے نائب اور ہمارے امام احمدؐ پر ہوں جنکے قدموں کے طفیل ہم سب کے دل ایک ہو گئے۔ مجھے کامل یقین ہے کہ ہماری دعائیں ضائع نہ جائیں گی۔ اور ہم انکا پھل بجوانہ اثر کے ساتھ کھائیں گے۔ والسلام

(دعاگو)

نایاب اور قابل دید تصانیف

یادگار سعدی۔ ایشیا کے اس مشہور شاعر۔ مصنف حکیم مورخ اور صوفی کے حالات نظم اور اسوقت کی تعلیمی و قومی حالت کا ذکر تشریح کے ساتھ معہ کلام کا اردو خلاصہ و انتخاب اخلاقی درستی اور دینی و دنیوی بہبود کا ذریعہ روحانی جذبات اور دانشمندی کا دریا۔ جو لوگ تہذیب و ترتیب کا نمونہ چاہیں ہندوستان ایک مظہر بیان کے سامنے ہیں۔ ۳۰۰ صفحہ عہ

شاہنامہ ہند۔ سر محمود سر کار بہادر تغلق تک کے حالات جو مہاراجہ چند بہادر جنگ بہادر نے خاندان کے حکم سے شاہنامہ فردوسی کی طرز پر فارسی نظم میں لکھا گیا اور ایک قدیمی کتب خانہ سے لیکر چھاپا گیا ہے۔ دو جلد عہ

تاریخ دربار لاہور۔ ۱۸۴۳ء تک کی وابستگی دربار کی مفصل کیفیت و حالات اور انکو فارن سکرٹری لفٹننٹ گورنر پنجاب و مشہور والیان ریاست کی عکسی تصویریں دو فوٹو بھی معرف ... معلومات کا گنجینہ۔ ۸ عہ

مجموعہ نادرہ۔ ... سربرداشت کے حل اور کتنہ کرنے اور ہر چیز کے مستقل ... اور ہر قسم کے ... مشاہدہ اور گلبلہ انسانی ضروریات نادر نسخہ جات اور پیرایۂ ... کا مجموعہ۔ عہ

گلشن سخن۔ سوانح۔ جلال امیر احسان ... اور دیگر مشہور و منتخب اُستادوں کے کلام کا انتخاب ... ایشیائی شاعری کا مایہ ناز۔ عہ

کلید دیوناگری۔ ... ناگری ... رسم الخط کی مروجہ زبان تحریر کا بے تنخواہ استاد حصول لیاقت و تعلق ... ادب شعلہ

اسوۂ شریف۔ حضرت ... کی تصنیف ... برکت کا گنجینہ ... قرآن شریف کی جلد دعائیں ... عہ

مرقع اسلام۔ اسلام کی کمال ... مفصل فہرست ... ڈاک خرچ ...

المشتہر دین محمد ... لاہور

خطبہ (موعظت)

جو ۳ مارچ ۱۸۹۹ء کو مولنا مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی نے پڑھا۔

الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ فعلم ما فی قلوبھم فانزل السکینۃ علیھم واثابھم فتحا قریبا ۵ ومغانم کثیرۃ یاخذونھا وکان اللہ عزیزا حکیما ۵

اللہ تعالیٰ بڑا خوش ہوا اُن مومنوں سے جب اُنہوں نے درخت کے نیچے تجھ سے بیعت کی۔ خدا تعالیٰ نے انکے دلی ارادوں کو خوب معلوم کر لیا۔ پھر اُن پر سکینت نازل کی اور ایک عنقریب ہونیوالی فتح (فتح خیبر سے مراد ہی ایڈیٹر) کا انعام اُس پر مزید کیا۔ (اسکے علاوہ) اللہ تعالیٰ نے بہت کی غنیمتیں لکھدی ہیں (یا بہت سی غنیمتوں کا تمہارے لئے وعدہ کر لیا ہے) جنکو حاصل کریں گے اللہ تعالیٰ بہت زبردست عزیز حکیم خدا ہے۔

انسان کی اصلاح اخلاق اور تہذیب نفس کیلئے

اللہ جلشانہ نے عجیب عجیب راہیں اور مختلف طریق وقتاً فوقتاً اختیار کئے ہیں۔ ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے واقعات شروع سے لیکر آخیر تک خواہ وہ فتح وظفر کے نمونے ہوں خواہ تکالیف ومصائب اور سخت خوفناک دشمنیوں کے ہنگامے غرض ہر رنگ اور ہر پہلو میں وہ انسانی زندگی کے لئے خضر راہ ہیں اور انسان کی اندرونی بیماریوں کے لئے ایسے مجرب اور شفا بخش نسخے ہیں جو اللہ جلشانہ نے اپنے کامل فضل وکرم سے عطا فرمائے ہیں کہ کوئی اور نسخہ دنیا کے کسی مطب میں سوا ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرز زندگی کے شفا بخش نسخے کبھی بھی نہیں مل سکتا جو انسان کی اندرونی امراض اور روحانی اسقام کا تریاق ہو۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاتم النبیین ہونے کا یہی ایک سر ہے جسکو کوتاہ اندیش مخالف ابتک نہیں سمجھ سکے کہ آپ کی ذات ستودہ صفات پر اخلاق کے تمام شعبے ختم ہو چکے نہیں بلکہ کامل ہو چکے اب کوئی ایسی حالت منتظرہ تہذیب اخلاق کے لئے باقی نہیں جسکا پاک اور کامل نمونہ حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات زندگی میں موجود نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو زندگی کے ہر نشیب وفراز منزل میں چلنے کا موقع دیا تاکہ روئے زمین پر اور کل مخلوق پر ایک حجت اللہ قائم ہو اور اسی لئے آپ کامل نمونہ آدمی قیامت تک اور پھر کل بنی نوع انسان کے لئے مقرر ہوئے۔ مگر کوئی شخص مسیح علیہ السلام کی رفتار زندگی سے اُن اعلیٰ درجہ کے پاک معاشرتی اصولوں کو جو ایک انسان کو اپنی بیویوں کے ساتھ برتنے چاہئیں۔ اُن کے عملی نمونے سے سیکھنا چاہیے یا حکومت اور زبردست غلبہ کے وقت اپنے دشمنوں سے سلوک کرنے یا اخلاقی رعایت کا سبق لینا چاہیے تو میں نہیں کہہ سکتا کہ اُس عاجز انسان کی زندگی میں جسکو ناعاقبت اندیش جلد بازوں نے خدا اور خدا کا بیٹا قرار دے رکھا ہے کوئی نمونہ اس قسم کا ملسکے پھر اُسکی تعلیم کو کامل اور اُسکو **ہادی کامل** کہنا اگر غلطی اور سخت غلطی نہیں تو کیا ہے۔ مسیح علیہ السلام کو جب ایسے واقعات اور حالات پیش ہی نہیں آئے کہ ایک زوجہ کے ساتھ معاشرت کا نمونہ اُن میں موجود نہیں تو سنت انبیاء کے موافق متعدد بیویوں کے ساتھ حسن معاشرت کا نمونہ اُن میں کہاں مل سکتا ہے ہم کیا توقع کر سکتے ہیں کہ جیسے ایک خونخوار درندہ قوم کے مقابلہ میں جنہوں نے گھروں سے نکالا۔ قومی اور وطنی حقوق سے محروم کیا۔ قتل کے منصوبے باندھے اور بہت سے بیقصوروں کو قتل بھی کیا کامل ہادی رسول کریم صلعم نے غالب ومقتدر ہونے کی حالت میں مغفرت وعفو کا سلوک کر کے انسانی خلق کے کمال کا ثبوت دیا حضرت مسیح ظالم یہود کی شرارتوں کا کسی غلبہ کے وقت کیا انتقام لیتے۔ ایک انسان بشرطیکہ سلیم الفطرت ہو اور سر میں دماغ اور دماغ میں عقل اور انصاف رکھتا ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت کو دیکھ کر کہ اب آپکے سامنے وہ دشمن ناعاقبت اندیش دشمن ہیں جنہوں نے آپکو وطن سے نکالا ہے کیسی کیسی اذیتوں اور تکلیفوں سے ستا ستا کر نکالا ہو اور کیسے خوفناک اور ناپاک منصوبے قتل کے کئے ہیں اور سازشیں کر کر کے رنج دیا ہے جائیدادوں پر قبضہ کیا ہے اب اُسی مغلوب اور بیکس انسان کے سامنے پر جلال اور اقتدار کی کرسی پر بیٹھا ہوا ہے۔ حاضر ہیں مگر یہ **اخلاق ومروت** کی سچی تصویر کیا اُنسے رنج وغصہ سے بے خود ہوتے ہوئے انسان کیطرح جوش انتقام میں اُن گردن زدنی کافروں کو قتل کا فتویٰ دیتا ہے؟ نہیں بلکہ لاتثریب علیکم الیوم کہکر اُنسے درگذر فرماتا ہے۔ اب جس شخص کو ایسا موقع ہی نہ ملا ہو وہ اپنے دشمنوں کو پیار کرو کی تعلیم دیکر کیونکر کامل بن سکتا ہے؟ جبکہ ایسا نمونہ دکھلانے کا اُسے موقع پیش نہ آیا ہو۔

۱؎ فٹ نوٹ۔ حضرت مولانا صاحب نے اس مقام پر ایک لطیف اشارہ فرمایا ہے جس کو گو آپ کے آئندہ بیان نے واضح کر دیا ہے۔ مگر تاہم جنکی زیادہ صراحت کے لئے ہم اس کو اس جگہ بیان کر دیتے ہیں۔ ہمارے ہادی کامل صلی اللہ علیہ وسلم کو انک لعلیٰ خلق عظیم کا عظیم الشان اور مایہ ناز خطاب اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو کسی اور انسان کو دنیا میں نصیب نہیں ہوا۔ **اخلاق** کی آخری اور انتہائی حد تک انسان اسی حالت میں پہنچ سکتا ہے کہ اُسکی زندگی مختلف قسم کے نمونے اپنے اندر رکھتی ہو۔ یہی وجہ تھی کہ اس ہادی کامل کو کبھی تکالیف ومصائب کا سامنا ہے تو کہیں صعب جنگوں اور ہنگاموں کا مقابلہ کہیں وہ ایک وقت میں غالب دوسرے وقت میں مغلوب دشمن پر رحم فرماتا ہے اور کہیں ایک کمانڈر انچیف کی حیثیت سے ملٹری احکام نافذ فرماتا ہے کہیں معاشرتی قوانین بتلاتا ہے اور کہیں ایک اعلیٰ درجہ کا مدبر نبی بنا بیٹھا ہے۔ غرض حضور کے مختلف حالات اور واقعات آپکے انک لعلیٰ خلق عظیم ہونے کے زبردست شاہد ہیں اور ایسے شاہد کہ مخالف بھی انکار نہیں کر سکتے۔ القصہ مولوی صاحب ممدوح

ممکن ہے کہ وہ اپنے کمزوری اور بے کسی کے دنوں میں ایسے اقرارات اپنی زبان سے کرے لیکن اگر اُسے اقتدار اور اختیار ملے تو اُس نے اُسی طرح پر سلوک کرنے کو ارادہ ہو جیسا انہوں نے کیا ہو۔ پس یہ کامل **فضل** یہ **سچا کمال** اُس ہادی کامل ہی کو عطا ہوا ہے جو **انک لعلی خلق عظیم** کا سچا مصداق اور مخاطب ہے۔

غرض بات یہی ہے کہ جس شخص کے بہت سے رشتہ دار ہوں۔ بیوی اور بچے ہوں۔ دوستوں کی جماعت کثیر ہو پھر اُس جماعت میں کوئی تو نرم خشک طبع ہو۔ کوئی خشکی مزاج دلیر ہو۔ اور ایسا ہی اُنہیں کوئی فسق و فجور میں مبتلا ہو پھر اُن سے جو مختلف قسم کے لوگ ہیں دیکھیں وہ اُنسے کس قسم کا سلوک کرتا ہے۔ ایسا سلوک ہو کہ کسی کو نکتہ چینی کا موقع نہ ملے۔ پس اگر کسی کی زندگی کی کتاب میں ایسا ورق تلاش کرنا چاہتے ہو۔ تو دنیا بھر کے بڑے آدمیوں کے حالات زندگی پڑھو مگر یہ بات نہ ملے گی یہ **بے نظیر قابل قدر** صفت اگر کسی تالیف میں مل سکتی ہے تو وہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی **زندگی کی کتاب ہے** آدم سے لیکر مسیح علیہ السلام تک جسقدر نبی گذرے ہیں یہ ابلغ اور اکمل نمونہ کسی کے حالات زندگی میں نہ ملیگا ہاں اگر ملے گا تو اُسی ہادی کامل کی سوانح عمری میں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے ممتاز ہے۔

آنحضرت کی تیرہ سال کی زندگی پر نظر کرو۔ اور بتلاؤ کہ کیا **صبر** اور **تحمل** کا کوئی شعبہ اور حصہ ہے جو ان تیرہ سال کے واقعات میں آپ سے ظاہر نہ ہوا ہو۔ اُن خطرناک تکالیف اور مصائب میں ہی کہ آب و طعام بند نظر آتا ہے۔ قوم ایک طرف قطع تعلق کئے ہوئے قتل و اخراج پر آمادہ ہے۔ خاندان کے بزرگوں کا سایہ سر پر نہیں ایسی صورت میں ہی توکل اور کامل اعتماد علی اللہ کی **مجسم تصویر** بے قرار نہیں ہو ہو جاتی۔ گھبراہٹ اور بے صبری کا اُس پر لرزہ نہیں لگتا کہ وہ **توکل** کی قوی حالت اور استقلال برداشت کی زبردست قوت اپنے روح اور جسم میں دکھا رہا ہے۔ پھر ایک وقت آجاتا ہے کہ یہ حالت بدل کر اُسی مکہ میں آپ اقتدار اور کامل اختیار کر آتے ہیں اب تقاضائی ہوا و ہوس نفس تو یہ ہو کہ اُن خونخوار اور کینہ توز دشمنوں کو تہ تیغ کر دے مگر یہ **مجسم اخلاق سراپا تہذیب** علیہ الصلوٰۃ والسلام اُن سے **مروت** اور کامل پیار سے پیش آتا ہے اور کی خطاکاریوں اور سفاکیوں کو دل سے بھول جاتا ہے۔ ایسا کیوں ہوا؟ آپ کی تیرہ سال کی زندگی کے واقعات کیوں ایسے پیش آئے؟ اللہ تعالیٰ کی سنت لا تبدیل اور اُسکا قانون لا تحویل ہے اس لئے ان واقعات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونے سے دکھلا دیا کہ آئندہ جب کبھی اتفاقاً یا اجماعاً ایسے واقعات کسی ایک انسان یا قوم کو پیش آویں تو وہ آپ کی مبارک زندگی سے سبق لیں اور اُسوقت اُس حسن سلوک سے کام لیں جو آپ نے اپنی عملی نمونہ سے دکھایا۔ مکہ سے نکل کر جب مدینہ طیبہ میں آپ تشریف لاتے ہیں تو وہ زندگی ایک **شہنشاہ مقنن۔ مظفر و منصور** سلطان کی زندگی ہو جاتی ہے لیکن اُسوقت وہ جوش اور غرور کے نشہ میں سرشار نہیں اُس کے حرکات و سکنات ایسے نہیں کہ اُنہیں تمیز نہ ہو سکے۔ اس وقت بھی وہ **صبر و برداشت۔ عفو و حلم مروت و شجاعت** کا ایک اعلیٰ سے اعلیٰ نمونہ ہے اُس وقت وہ اُن لوگوں پر جنہوں نے قسم قسم کی اذیتیں اور تکلیفیں دیں تھیں ایک دل جلے اور کینہ توز وحشی کی طرح سلوک نہیں کرتا ہے انسان کی عام عادت ہے کہ اگر کوئی اُسکی ذرا سی توہین کرے اتنا محسوس ہی ہو جاوے کہ کسی نے خواہ آنکھ کے اشارہ سے ہی کیوں نہ اُس کی ہتک کی ہے تو وہ جل کر کباب ہو جاتا اور آپے سے باہر ہو کر جوش انتقام میں جو کچھ کر گذرتا ہے ہر ایک شخص سوچ سکتا ہے مگر اُس رحمت عالم و عالمیان نے جو کچھ کیا اُس کو ایک دنیا نے دیکھا کہ وہ **کامل انسان** کی شان تھی پس حلم۔ کرم۔ عفو کی شان اگر ہم دیکھنی چاہیں تو وہ مسیح علیہ السلام یا کسی اور کی زندگی میں یہ راہ کہاں ملیگی جب کہ پہلی ہی منزل غلط ہے کہ اُنکو وہ موقع جیسے مغلوبیت کے بعد کامل اقتدار کا نہیں ملا۔ پھر دیکھتے ہیں کہ ایک نہیں نو بیویاں کر کے اُنکے ساتھ حسن معاشرت۔ کثیر اولاد کا باپ ہو کر پھر اُنہیں سے اکثروں کو اپنے ہاتھ سے قبر کی گود میں سپرد کر کے بہت سے دوستوں کی امیدگاہ ہو کر جنگ و جدل میں کمانڈر انچیف بن کر کہیں مشفق اور مدبر ہو کر کہیں خدا پرستی کے اصول بتلا کر غرض ہر ایک معاملہ میں ایک کامل نمونہ اخلاق کا دکھایا ہے اور آپکی پاک اور کامل زندگی ایک سچی کتاب ہے جس سے ہر ایک سعادت مند انسان سبق لے سکتا ہے۔

پس غور کرو اور سوچو! کہ خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اُس آخر میں کامیاب ہونے والے مظفر و منصور بادشاہ کو مصائب اور تکالیف کا نمونہ دکھا دے تو اس سے صرف اخلاق کی تکمیل مقصود تھی نہ اُنکی تکلیف دہی۔ اسی طرح پر جب کبھی خدا کے مامور اور راستباز بندے دنیا میں مصائب اور تکالیف کا بظاہر نشانہ ہوتے ہیں تو اس لئے نہیں کہ وہ ہلاک کئے جاویں اُن کے پیسنے سے اُنکو غبار بنا کر اڑانا مقصود نہیں ہوتا بلکہ اس لئے کہ تا اُنکی خوشبو دنیا میں پھیلے۔ اور وہ صبر اور توکل کی عملی تعلیم دیکھیں اور نصرت الٰہی اور تائید کے موقع شناس بنیں۔ ہر ایک قسم کے اطمینان اور امن کے وقت میں بہت سے ہوتے ہیں کہ وہ دوستی اور غمخواری اور سچی وفاداری کا دم بھرتے ہیں مگر جب کہ اُنکے نفس اور ہوا کا مقابلہ ہو

اس بیان سے کہ آپ خاتم النبیین ٹھہرے زیادہ تر غرض یہ ہے کہ وہ **ختم نبوت** کے اسرار میں سے ایک سر تکمیل اخلاق کو بیان فرماتے ہیں چونکہ نبی کی بعثت کی اصل غرض و غایت تہذیب اخلاق ہوتی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کل اخلاق کو تمام شعبوں کو اپنی عملی زندگی سے ثابت کر دکھلایا اور اُن کی تعلیم اور ہدایت زبان سے نہیں بلکہ اپنے نمونہ سے فرمائی۔ اور ایسی کامل طور پر کہ اُس پر ایزادی ممکن نہیں پس ان معنوں کے لحاظ سے بھی گویا آپ **خاتم النبیین** تھے۔
صلی اللہ علیہ وسلم
(ایڈیٹر)

تو اس کے خلاف کرنا اُنکے لئے ایک قسم کی موت نظر آتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے جو انسان کا خالق ہے اور جو جانتا ہے کہ کس مرض کے لئے کیا نسخہ مطلوب ہے اسی لئے دیا تھا۔ زلزلے۔ قحط۔ جنگیں رکھی ہیں۔ اور اُنکے ساتھ ہی آرام۔ فتح والظفر۔ صحت وفراغت نصرت اور کشایش کے دروازے بھی کھولتے ہیں۔ ایسا ہی حال صحابہ کرام کے ساتھ رہا۔ الغرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اخلاق کی ایک کامل کتاب ہے جسکا ایک ایک لفظ بہت ہی گرانقدر اور بیش قیمت ہے۔

یہہ آیت جو میں نے پڑھی ہے راستباز بندوں کی زندگی کی رفتار اور طرز کا ایک نمونہ ہے۔ ہم بھی اُسی زمرہ میں داخل ہیں جنکی گواہی آخرین منھم والی آیت دے رہی ہے اس لئے میری سوچ ہوا اکثر اوقات بہت تڑپ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمکو بھی ایسی توفیق دے کہ ہم بھی اُن پاک راستبازوں کا نمونہ ہو سکیں۔ کیسا عجیب نظارہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ سے نکلتے ہیں ایک کثیر جماعت ہمراہ ہے اور ارادہ ہے کہ حج کریں گے ایک شاق اور دشوار گزار سفر کا اختیار کرنا اور پھر ایسی حالت میں کہ پاس ہتھیار بھی کوئی نہیں صاف بتلا رہا ہے کہ حج ہی کا ارادہ ہے۔ غرض آپ روانہ ہوتے ہیں مگر کفارہ روکتے ہیں حالانکہ قوم کا عرف اور مسلم فرض تھا کہ وہ حج کرنے سے کسی کو نہ روکتے تھے مگر اس وقت وہ ایک قومی لا اور مسلم عرف کے خلاف کر رہے ہیں بہر حال مسلمانوں کے دلوں میں ایک بے چینی اور گھبراہٹ سی پیدا ہوئی ہے آخر ایسی بحث بعض اور اثناء میں حضرت عثمان کو جنکا خاندان مکہ میں موجود تھا اور جو کسی قدر مقتدر اور موقر بھی تھا اسلئے بھیجا جاتا ہے کہ اُنکو قتل کا اندیشہ ہے اُنہوں نے جا کر کہا کہ ہم لڑائی کی نیت سے نہیں آئے۔ ادھر حضرت عثمان کا قتل مشہور ہو جاتا ہے اُسوقت ایک مخلص دوست کا قتل اور بے وجہ قتل سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر [illegible]۔ اور اپنی آبرو اور جانوں کی بیعت کی اور نہایت انشراح صدر سے بیعت کی اس انشراح صدر کا ثبوت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے فعلم ما فی قلوبھم۔ اور اللہ تعالیٰ نے اُنکے اندرونوں کو دیکھا کہ وہ بالکل بے لوث اور پاک ہیں اس پر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا کا سرٹیفکیٹ اُنکو مل گیا لقد رضی اللہ عن المومنین اسوقت ہی اللہ تعالیٰ کے خاص منشاء سے ایک امام آیا اور وہ بیعت لیتا ہی اور ہم نے بیعت کی ہے اسکا ہاتھ نہیں بلکہ اللہ کے ہاتھ پر کیونکہ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ کا الہام براہین احمدیہ میں موجود ہے اب قابل غور امر یہہ ہے کہ وہ بات کیا تھی کہ اُن کو حکم ہاتھ دیا اور اُنکو رضی اللہ عنہم کا خطاب مل گیا؟ اور کیا ہم نہیں چاہتے کہ خوشنودی الٰہی کو حاصل کریں؟ کیوں نہیں بات یہی ہے کہ اس وقت ایک نازک اور سخت ابتلا کا وقت تھا پس اُن لوگوں نے نہایت انشراح صدر کے ساتھ بیعت کی جسپر اللہ تعالیٰ نے آسمان سے اُنکے دلوں کو تاکا اور اُنکو صاف اور پاک پا کر اپنی رضامندی کا اظہار فرمایا۔

پس اگر ہم صرف ہاتھ میں ہاتھ دیکر اور گوشت کی زبان ہلا کر یہ کہدیں کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے اور رنج میں راحت میں عسر اور یسر میں قدم آگے بڑھاویں گے تو یہہ کچھ بھی نہیں جب تک اللہ تعالیٰ اندرونوں پر نظر کرکے اُنکو صاف اور فراخ نہ پائے بات بنتی نہیں۔ دل کی ایک بات ہے جو خدا تعالیٰ کی پسندیدگی اور رضا کو کھینچ لاتی ہے۔ اور وہ وہی ہے جسکا ذکر دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے کہ لن ینال اللہ لحومھا الی الآیۃ یعنے اللہ تعالیٰ کو گوشت اور خون کا ہوکا نہیں اُس کی رضا جوئی کے لئے جو چیز وقف ہونی چاہیئے وہ نیت ہے اللہ تعالیٰ کوئی جسمانی ہستی نہیں کہ جسمانی چیزوں کا خواہشمند ہو میں نے بڑے غور اور فکر کے بعد اس آیت سے یہ سبق لیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ سب لوگ اس پر غور کریں کہ جب تک ہم میں وہ حالت پیدا نہ ہو کہ اپنی جان۔ مال۔ عزت۔ آبرو بیوی بچے غرض ہر ایک چیز نہایت انشراح صدر کے ساتھ امام الزمان کے حکم کے تابع کر دیں نہ اس طور پر کہ گلے پڑا ڈھول بجاتے ہیں نہ اس لحاظ سے کہ ہوا و ہوس کا تقاضا ہے نہیں بلکہ سچی ارادت اور عقیدت صحیحہ کے جوش سے جو انشراح صدر کی مترادف ہے اُسوقت تک ہم اس معزز خطاب لقد رضی اللہ کو حاصل نہیں کر سکتے خدا تعالیٰ مجھ پر اور آپ لوگوں پر فضل کرے کہ ہم کو ایسا ایمان نصیب ہو۔ احمق ہیں وہ لوگ جو خدا تعالیٰ سے بخل کو منسوب کرتے ہیں احمق ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ تیرہ سو برس بیشتر ہی خدا کا فیض ختم ہو چکا ہے اور اب وہ ایسے صندوقوں میں بند اور مقفل ہے کہ جسکی کلید ہی نہیں ملتی۔ یہ بدگمان جھوٹے اور غلط کاری کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آخرین منھم کا زمانہ دکھایا ہے۔ مسیح موعود کو بھیجا ہے کہ تا وہ اخلاق کے تمام مردہ شعبوں کو پھر زندہ کرکے دکھا دے۔ اوسی طرح پر تہذیب نفس کرے جیسے صحابہ کی ہوئی تھی۔ پس یہ مبارک زمانہ آیا ہے چونکہ اللہ تعالیٰ کی سنت لا تبدیل اور لا تحویل ہے پس ضرور ہے تکالیف اور مصائب کا بھی سلسلہ ہو۔ نفس کے خواہشوں کے خلاف بھی ہو لیکن یاد رکھو کہ جسقدر مصائب اور تکالیف زیادہ آویں گی اُسیقدر تائیدات اور الٰہی نصرتیں زیادہ ہونگی۔ مصائب مصائب نہیں وہ معجزات ہیں اور خدا تعالیٰ کے روشن ہاتھ۔

غرض اب آخرین منھم میں بھی وہ ہی خطاب لقد رضی اللہ کا ملنے والا ہے لیکن بدوں فضل الٰہی ممکن نہیں۔ کیونکہ وہی عزیز و حکیم خدا ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو سچا اخلاص اور سچی ایمان نصیب کرے اور ہر مشکل ومصیبت کے وقت ایک کامل انشراح صدر کے ساتھ اپنی آیات قدرت دیکھنے کے قابل بنا دے۔

گورنمنٹ پنجاب اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ

و ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس گورداسپور کو توجہ دلانے کے لائق

(ہم امید کرتے ہیں کہ مندرجہ ذیل سطور جنکو ہم اپنی ایک خاص چٹھی کے ذریعہ مندرجہ بالا افسران کے پاس بھیجتے ہیں توجہ تام سے ملاحظہ فرمائی جاوینگی)

یہ امر غالباً گورنمنٹ پنجاب سے بھی پوشیدہ نہیں رہا ہوگا کہ پچھلے دنوں میں جو مقدمہ زیر دفعہ ۱۰۷ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور مولوی محمد حسین ایڈیٹر اشاعۃ السنہ پر دائر تھا اُس کا آخری فیصلہ فریقین کے ایسے معاہدہ پر ہوا ہے جو قانونی طور پر خواہ اثر انداز ہوا ہو کہ مولوی محمد حسین صاحب آئندہ خود اور اپنے دوستوں کو بھی ایسی تحریروں کی اشاعت سے باز رکھیں گے جو اس سے پیشتر اُنکی طرف سے حسب معمول گالیوں اور جناب مرزا صاحب اور اُنکے دوستوں کی شان میں گستاخیوں سے لبریز شایع ہوا کرتی تھیں۔ اور ایسا ہی جناب مرزا صاحب بھی جیساکہ وہ کتاب البریۃ میں ظاہر کرچکے تھے آئندہ کے لئے ایسی پیشگوئیوں کی جو کسی کی ذلت یا موت سے متعلق ہوں بدوں درخواست شایع نہ کریں گے۔ ہم صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے اس فیصلہ پر نہایت اطمینان اور مسرت ظاہر کرتے ہیں کہ کچھ شک نہیں امن کے قایم رکھنے کے لئے یہ ایک بہترین صورت ہے مگر ہم ایک امر اُنکی خدمت میں پیش کرکے یہ جتلا دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ کیا محمد حسین کی طرف سے اس عہد کی خلاف ورزی شروع نہیں ہو گئی؟ کیونکہ بعد انفصال مقدمہ انجمن حمایت اسلام لاہور کے سالانہ جلسہ کی تقریب پر جو ۲۵ و ۲۶ فروری کو لاہور میں ہوا۔ ایک پنجابی رسالہ چودھویں صدی دا جھوٹا مسیح سی حرفی اڑ ڑ پو پو وغیرہ کے نام سے جو محمد حسین کے عزیز شاگرد سعد اللہ مدرس لودہانہ کی تصنیف ہے اور جو محمد حسین کے دوست ہدایت اللہ ساکن راولپنڈی کی فرمایش سے لکھا گیا ہے محمد حسین کے کارکن ملا محمد بخش جعفر زٹلی نے عین جلسہ میں تقسیم اور فروخت کیا ہے۔ ہم نے خود ملا محمد بخش سے اُسکی دو کاپیاں لی تھیں بلکہ یہ لفظ بھی اُس نے ساتھ ہی کہے تھے کہ ”شاڈا ایہہ پہلا تحفہ اے“ الغرض یہ پنجابی رسالہ جس پر کوئی تاریخ درج نہیں جو ہمارے خیال میں پریس ایکٹ کے رو سے خلاف ورزی قانون بھی ہے۔ نہایت گندے اور توہین الفاظ میں لکھا گیا ہے اور پھر ایک اشتعال اور جوش دلا یا ہے ہم نہیں جانتے کہ مرزا صاحب اس رسالہ پر کوئی ایکشن لیں گے یا نہیں غالباً وہ اپنی عادت کے موافق ان گندی گالیوں کو بھی سن کر بھی صبر ہی کریں گے اور وہ حکام تک اس بات کو پہنچانا بھی شاید پسند نہ کریں مگر ہم اپنے فرض منصبی کو ادا کرنے کے لئے گورنمنٹ پنجاب کو عموماً اور خاص کر اپنے ضلع کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو آگاہ کرنا چاہتے ہیں کہ وہ اس معاملہ پر توجہ کریں اور پوری پوری توجہ کریں کیونکہ اس رسالہ کے ذریعہ سے جس کا ذمہ دار محمد حسین کو بوجوہات معقول ہونا چاہیے ایک قسم کا نقض عہد کیا ہے۔ اور وہ جواب دہ ہونا چاہیے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اس معاملہ کو یونہی نہیں چھوڑا جاویگا۔ ہم اس امر میں اپنے حکام ضلع کو کافی مدد دے سکتے ہیں کہ سعد اللہ کے ساتھ محمد حسین کے بہت ہی گہرے تعلقات ہیں اور وہ اُس کو اپنا عزیز شاگرد لکھا کرتا ہے۔ اور اس کتاب کے موٴلف۔ اور شایع کرنے والے سب اس کے دوست اور رفیق ہیں پھر کیا وجہ ہے کہ اسکو ذمہ دار قرار نہ دیا جاوے۔ (ایڈیٹر)

مولوی محمد حسن صاحب ساکن بھین۔ کو دعوت

کچھ عرصہ ہوا کہ چودھویں صدی راولپنڈی میں مذکرہ بالا مولوی صاحب کا ایک خط شایع ہوا تھا جسکا خلاصہ یہ تھا کہ وہ وفات و حیات مسیح کے مسئلہ پر ایک عالمانہ اور محققانہ بحث کرنیکا ارادہ رکھتے ہیں بشرطیکہ اخبار مذکور اُن مضامین کے لئے کچھ صفحے مختص کر دے۔ لایق ایڈیٹر نے اس مناسب امر کو منظور کیا مگر چاہیے تو یہ کسی کو رک گیا خط اس مضمون کے خلاف شایع ہوا اور انہوں نے ایسی بحث کا شایع ہونا اخبار مذکور کے قومی اغراض اور مقاصد کے خلاف سمجھا۔ ہم بہت خوش ہوئے تھے کہ ایک ایسے مسئلہ پر جس پر فی الحقیقت اسلام اور عیسائیت کا فیصلہ ہے عالمانہ بحث شایع ہوگی مگر وہ خوشی مبدل بہ افسوس ہوگئی۔ وہ لوگ جو زبان سے تمدن و معاشرت وغیرہ وغیرہ الفاظ قومی اقوامی کے نعرے مارتے ہیں وہ اسلام کی زندگی کا راز سمجھنے سے قاصر ہیں۔ ہم اس مسئلہ کی اہمیت پر پھر بھی بحث کریں گے سردست مولوی محمد حسن صاحب کو بشارت دیتے ہیں کہ وہ مضامین لکھیں الحکم نہایت فراخدلی سے بطور ضمیمہ ہفتہ وار چار صفحہ تک انکو مشتہر کرے گا اور ساتھ ساتھ یا آخر میں جیسا مناسب ہوگا اپنے خیالات کا اظہار بھی کرے گا۔ کہا جاتا ہے کہ مولوی محمد حسن صاحب ایک فراخ حوصلہ آدمی ہیں اس لئے ہم امید کرتے ہیں کہ وہ نہایت دیانتداری صاف دلی سے اپنے خیالات ظاہر کریں گے اور اپنا مضمون بغرض اندراج دفتر الحکم میں بھیجدیں گے۔ اخبار چودھویں صدی کے ایڈیٹر سے ہم بصد التماس کرتے ہیں کہ وہ اپنے اخبار کے ذریعہ اتنا شایع کر دیں کہ مولوی محمد حسن صاحب ساکن بھین کے خیالات جو چودھویں صدی میں شایع ہونے تھے وہ اخبار الحکم قادیاں میں شایع ہونگے۔ بالآخر ہم امید رکھتے ہیں مولوی محمد حسن صاحب جسقدر جلد ممکن ہوگا اس سلسلہ کو شروع کر دیں گے۔ (ایڈیٹر)

اپنی قوم سے اپیل

ہمارے بعض محترم ناظرین کی عدم توجگی اور کم التفاتی مجبور کرتی ہے کہ مختصر سے الفاظ میں قوم کی خدمت میں اپیل کریں۔ اُن احباب کی توجہ نہایت سرعت کے ساتھ ہمارے اخبار الحکم کی طرف ہونی چاہیئے تھی جنہوں نے تاریخ اجرائے الحکم سے لیکر آج تک اُسکی قیمت دینے اور ارسال کرنے میں کسقدر تساہل سے کام لیا ہے۔ ہم تو نہیں کہہ سکتے کہ انکو یہ خیال پیدا ہوا ہوگا کہ ہمکو سونا بنانا آتا ہے جس لئے انکی یہ ہی امداد مطلوب نہیں۔ مگر ایسی اُنکی عدم توجگی خواہ کسی وجہ سے ہو ہمارے لئے بہتر نتائج پیدا نہیں کر سکتے۔

یہ دیکھ کر افسوس آتا ہے کہ مختلف قوموں اور فرقوں کے اخبارات جو شائستگی کا ایک نشان ہیں (بشرطیکہ وہ اوس اصول پر چلیں جو انکو اس نشان کا موضوع لہ بنا دیں) ہندوستان جیسے ملک میں بھی نہایت خوبی کے ساتھ چل رہے ہیں۔ اور غیر ممالک کا تو ذکر ہی کیا ہے !! ابھی چند مہینے کا ذکر ہے کہ بریلی سے مکتی فوج کا ایک ارگن اردو زبان میں جاری ہوا تھا۔ ہم کو یہ دیکھ کر اپنی حالت پر کسقدر افسوس ہی آیا کہ ان چند ہی ماہ کے اندر اُس کی اشاعت کیطرف اُن لوگوں نے جو ایک ایک وقت میں گداگری بھی کرتے ہیں یہانتک کوشش کی کہ صرف ضلع گورداسپور میں اُسکی ماہانہ ۲۴۰ کاپیاں فروخت ہوتی ہیں اور اضلاع کا ذکر ہی چھوڑ دو۔ علاوہ بریں اردو زبان کے علاوہ اسکے مالک اور ایڈیٹر کو ضرورت پڑی کہ ہندی میں بھی شائع کرے۔

غرض اسی طرح پر اخبارات چلتے ہیں اور وہ کوئی کام کر سکتے ہیں۔ ورنہ عام طور پر تو قوم ذلت میں پڑے رہتے ہیں۔ ہماری قوم (اس سے مراد وہ گروہ ہے جو حضرت اقدس مرزا صاحب کے مریدین کا گروہ ہے) کو اپنے حقوق کی حفاظت اور اپنے خیالات کے اظہار کے لئے ہی ایک اخبار کی ضرورت تھی اور وہ ضرورت ہم کہہ سکتے ہیں اپنے اصلی معنوں میں ابھی تک پوری نہیں ہوئی۔ کیوں؟ اُسکی طرف جیسی چاہیئے توجہ نہیں کی گئی۔ بد قسمتی سے یہ سمجھا گیا ہے کہ شاید ہماری کوشش ہماری ہمت بدوں سب کچھ ہو جاوے مگر دوستو!

قوم بنتی ہے اپنی محنت سے

یہ ایک سچا اور مسلم مسئلہ ہے۔ الحکم کا اجرا ہم نے قومی ضرورتوں کو مد نظر رکھ کر ہی کیا تھا۔ مگر قوم کیطرف سے عدم التفات اُس کے مفید بننے میں ابھی تک ایک سد راہ ہے ہم پر اعتراض ہوتے ہیں کہ الحکم کا کاغذ اچھا نہیں۔ لکھائی گنجان ہے۔ وقت پر شایع نہیں ہوتا۔ مضامین کیطرف پوری توجہ نہیں کی جاتی وغیرہ وغیرہ ہم ان سب کے جواب میں اتنا ہی عرض کرینگے کہ کیا یہ سب باتیں مفت ہو سکتی ہیں؟ اگر کوئی راہ ہے تو ہمارے کرمفرما ہمکو اطلاع بخشیں تاکہ آئے دن کے تقاضاؤں سے انکو اور ہم کو مخلصی ملے۔ کیا ہمارے اُن عالی دماغ احباب نے جو ہمکو قلمی امداد دے سکتے تھے ہمارا ہاتھ بٹایا؟ یہ ایک سوال ہے جسکا جواب اس وقت تک اُنکے ذمہ ہے اور بجز اس کے اشخاص ایک ہی نہیں جو اپنے آپ کو اس الزام سے بری کر سکے پھر ہم پوچھتے ہیں۔ کہ بتلاؤ اس میں کیا سراسر ہم ہی قصور وار ہیں؟ کہا جاوے گا کہ اجرت اور معقول معاوضے دیکر مضامین لیں۔ بے شک یہ ضروری امر ہے مگر روپیہ آئے تو کہاں سے۔

الحکم کی مالی رپورٹ بھی ہم چاہتے ہیں کہ ناظرین کو سنا دیتے تاکہ اُنکو معلوم ہو جاوے کہ اس وقت اخبار بلحاظ مالی حالت کیسے کیا ہے اور آیا اُسپر ہمکو اب بھی توجہ کی ضرورت ہے یا نہیں اکتوبر ۱۸۹۷ء سے لے کر فروری ۱۸۹۹ء تک ۱۶ مہینے کے اندر کل خرچ جو صرف اخبار پر ہوا ہے لعماتہ ۹۹۶ روپیہ ہے جسکی تفصیل ہمارے پاس موجود ہے اور ان ۱۶ ماہ کے اندر جو آمدنی صرف اخبار سے ہوئی ہے اُس کی تعداد کلہم اجمعین [illegible] روپیہ ہے جسمیں ایک سو پچیس روپیہ کے قریب اشتہارات کی آمدنی ہے خریداران سے صرف [illegible] وصول ہوئے ہیں۔ مندرجہ بالا اخراجات پورے کرنے کے لئے مطبع کو مختلف وقتوں میں مختلف اشخاص سے قرض لینا پڑا ہے جسکے ایک بڑے حصہ کا ابھی تک وہ زیر بار ہے۔ امرتسر سے اخبار قادیان میں جس وقت منتقل کیا گیا تھا اُسوقت اُس کو [illegible] ماہوار کی وہ آمدنی بھی تھی جو ایڈیٹر کی ذاتی محنت کیوجہ سے ہوتی تھی اور جو اس وقت لاہور میں [illegible] ماہوار تک اگر میڈ کوارٹر لاہور میں تبدیل کیا جاتا بڑھ گئی تھی مگر مشیت ایزدی کے موافق وہ آمدنی جو ایک گرانقدر امداد تھی قادیان میں [illegible] سے گھٹ کر [illegible] رہ گئی اور آخر بعض ضروری امور کیوجہ سے وہ بھی نہیں رہی اور صرف اخبار کے چلانے کے لئے اخبار کے خریداروں ہی کی طرف تاکنا پڑا۔

پھر مالی مشکلات کا خاتمہ یہیں تک نہیں ہوا۔ بلکہ ۱۸۹۷ء کے اجلاس سالانہ میں جو دسمبر ۱۸۹۷ء میں ہوا جلسہ کی کل تقریروں کے چھاپنے اور شایع کرنے کا کام ہم نے لے لیا۔ نہیں بلکہ ایک ہمدرد قوم معین الحکم نے اپنے

ہر طرح سے الحکم کو ایک بیش قیمت اور قابل قدر امداد دی ہے جزاہم اللہ احسن الجزا) محض اس خیال پر کہ الحکم کو ایک قسم کی مالی امداد پہونچے یہ تجویز کی اور اس رپورٹ کی ترتیب کا کام ہمکو دیا۔ اور اُسی جلسہ میں اکثر احباب کو اسکی متعدد جلدوں کی خریداری کے لئے تحریک کی جنہوں نے اُسوقت نہایت فراخدلی اور فیاضی سے سو سو اور پچاس پچاس جلدوں کی خریداری کا وعدہ دیا چونکہ ہم اُس جلسہ خریداری رپورٹ میں موجود نہ تھے اس لئے ہم نہیں کہہ سکتے کہ فرداً فرداً خریداری مقرر ہوئے مگر ہم عام طور پر کہہ سکتے ہیں اُس وقت محض امداد کے طور پر یہ تجویز ہوئی تھی بہرحال رپورٹ کی ترتیب میں پھر اس کے انطباع میں بعض مجبوریوں اور دقتوں کی وجہ سے اسقدر تاخیر ہوگئی کہ وہ جنوری ۱۸۹۹ء تک شایع نہو سکی ہم امید کئے بیٹھے تھے کہ جن احباب نے قلبی جوش سے خرید کتب کے وعدے دئے ہوئے ہیں وہ اُسقدر جلدیں خرید لیں گے۔

اور اس طرح پر کارخانہ کو تمام زیرباریوں سے سبکدوشی ہو کر کام کرنے کا موقع ملیگا اور ان احباب کی عدم توجگی کا بھی گلہ کرنا نہ پڑے گا۔ جو ترسیل زر چندہ میں اپنی کسی کمزوری کیوجہ سے سست ہیں اور رفتہ رفتہ لگو اکر بھی انکار کر دیتے ہیں اور پھر یہ بجا تمام تقاضوں کا ذمہ وار ایڈیٹر ہی کو قرار دیتے ہیں۔ مگر ابھی اللہ تعالیٰ کے ارادے میں وہ وقت نہیں آیا۔ کہ ہم اپنے خیال کے موافق کام کرنے کے قابل ہوسکیں اس لئے بعض احباب کو رپورٹ کا بدیر شایع ہونا باوجودیکہ وہ جانتے تھے کہ اسکی ترتیب کار سے وارد اور اسپر اُسکی قیمت کا کسی قدر گراں ہونا باوجودیکہ اُن کو معلوم تھا اور ہے کہ قادیاں میں پریس کے اخراجات زیادہ پڑتے ہیں ایک معقول عذر انکار خریداری کا ہاتھ آگیا۔ ہم کو اعتراف ہے کہ رپورٹ کی قیمت ایک روپیہ اُسکی بارہ جزوں کی قیمت تاجرانہ نظر میں زیادہ ہے مگر اُسکے مضامین کے لحاظ سے اور اُس خیال امداد کے لحاظ سے

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز کا مصداق ہے

بہرحال وہ رپورٹ جو احباب کی درخواستوں کے خیال پر طبع ہوئی تھی بجز چند کاپیوں کے بدستور پڑی ہے اس موقع پر ایک ظلم ہوگا اگر ہم اپنے چند مخلص معاونین کا شکریہ ادا نہ کریں جنہوں نے اُس جلسہ میں وعدہ کیا تھا بلکہ کسی کو معلوم بھی نہ تھا کہ انہوں نے خریداری رپورٹ کا وعدہ کیا ہے اور سب سے اول ایفاء وعدہ کرکے ہمکو شکرگزاری کا موقع دیا اور اپنے قلبی جوش کا ایک نمونہ قائم کردیا ہمارے اُن احباب میں سے سب کے سرتاج چودھری رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر انبالہ ہیں جنہوں نے چالیس روپیہ کی کتابیں خرید فرمائی تھیں اور وعدہ دوران طبع کتاب میں دے چکے تھے اور وعدہ بمجرد اشاعت پر اور پھر منشی [illegible] بخش صاحب [illegible] ہیں جنہوں نے ۲۵ روپیہ کی کتابیں خرید فرمائی ہیں پھر ماسٹر قادر بخش صاحب لودہانوی ہیں جنہوں نے پانچ جلدیں حسب وعدہ خرید لیں اور چند احباب وہ ہیں جنہوں نے ایک ایک جلد کی درخواست کی ہوئی تھی اور خرید کرلی۔

الغرض ایسی حالت میں آپ ہی انصاف کریں کہ اخبار کی حالت کیونکر ترقی بخش ہوسکتی ہے۔ ان تمام امور کو زیر نظر رکھ کر ہم چاہتے ہیں کہ اگر آپ لوگ واقعی طور پر اخبار الحکم کی ضرورت سمجھتے ہیں تو اُسکی ضرورتوں کا خیال بھی مد نظر ہونا ضروری ہے ورنہ آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ ایسی حالتوں میں اخبار کا جاری رہنا اور اُس کا ترقی کرنا معلوم اس لئے ہم نہایت ادب سے التماس کرتے ہیں کہ براہ کرم وہ احباب جو الحکم کے ساتھ بھی دلچسپی رکھتے ہیں اور عملی طور پر کچھ کرنا چاہتے ہیں وہ ہمکو اپنی اپنی رائے سے اطلاع دیں کہ اُنکے خیال میں اخبار کی بہتری کے اسباب اور وسایل کیا ہیں؟ اور وہ اُن وسایل کے حاصل کرنے میں ہمکو کہانتک مدد دیں گے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اس نمبر کے پہونچنے پر دوسرے اشو تک ہر ایک جگہ سے مفید خطوط حاصل کرسکیں گے۔

در مدح قرآن مجید و فرقان حمید

[illegible]

ہر طرف ہے نور افشاں نور اس قرآن کا
سارے عالم پہ ہے جلوہ اس مہ تابان کا
جب سے عالم پر پڑا عکس اس خور انوار کا
مطلع الانوار ہے سینہ ہر اک انسان کا
داغ ظلمات کفراں ہے اسی کا ظل فیض
ہے اسی کا سایہ الطاف نور ایمان کا
مخزن اسرار حق ہے اس کا ہر حرف لطیف
منبع جود و عطا ہر لفظ ہے فرقان کا
کیوں نہو بے مثل و بے مانند یہ نور ہدیٰ
ہے کلام جانفزا یہ حضرت رحمان کا
دی اُٹھا ظلمت سے شرک و کفر کی اسنے وبا
ورنہ تھا ہر اک کو خطرہ اپنی اپنی جان کا
یہ سفینہ ہے جناب احمد مختار کا
اس میں جو بیٹھا اُسے کیا خوف ہو طوفان کا
کر دیا قایم ہے جب سے اپنے وحدت کا نشان
شرک و بدعت مٹ گیا جھنڈا گرا شیطان کا
مشرکوں کو بھی دیا توحید کا اس نے سبق
آریہ بھی چھوڑنے پہلو لگے کفران کا
برہمو کو درہم و برہم کیا قرآن نے
کچھ تھا انکو نہیں اب عقل کے عرفان کا
اسکی سطوت سے بنے عیسائی بھی اب مظہری
مرتبہ گھٹنے لگا عیسیٰ کی بیجا شان کا
وہ خدا ابن خدا اب مظہر اللہ بن گیا
سطوت قرآن نے کھولا راز اس بہتان کا
واہ کیا سطوت ہے کیا ہے جلال سرمدی
کون کر سکتا ہے رد یا رب تیری برہان کا
یا الٰہی تیرا قرآں ہے کہ ہے روح حیات
زندگی پاتا ہے قالب اس سے ہر بیجان کا

(دیکھو اس سے اگلا صفحہ)